سلسلہ نمبر 1

باسمک وتوفیقک یااللہ جل جلالک
بجودک وکرمک یارسول اللہ



ربیع الایمان

تحریر

پیر حکیم مفتی غلام محمد عتیق خطیب

چک نمبر 353/E.B ترکھنی روڈ عارف والا
ناظم وبانی جامعہ اسلامیہ حنفیہ رضویہ چک نمبر 165/E.B شہزادہ آباد
پل 3/L نہر عارف بورا روڈ تحصیل عارف والا ضلع پاکپتن شریف

ماہ ربیع الاول 1424ھ مئی 2003ء

☆ نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم الامین ☆ نماز وہ
عبادت ہے جو اللہ تعالی نے اپنے خاص الخاص بندوں کے لئے اپنے
ساتھ خالص تعلق کے لئے ایک عجیب بے کیف قرب ولذت کا خزانہ
بنایا ہے اگرچہ کوئی طریقہ زبان وبیان اس کے بیان کرنے سے قاصر
ہے لیکن یہ ضرور ہے جو جتنا بڑا ہے وہ نماز کے کمالات کا اسی قدر بڑا
عاشق ہے اس کائنات میں سب سے بڑی ہستی سارے کمالات کی
کامل اکمل ذات سرور کائنات محبوب رب العالمین حضرت محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے تو آپ کو ہر چیز سے بڑھ کر عشق نماز سے
ہے ساری عبادات سے قرآن وحدیث میں سب سے زیادہ زور نماز
کی طرف لگانے کی ترغیب دی گئی ہے سارے فرائض سے اول اور
قیامت میں بندے سے رب کے مطالبات کی لسٹ میں بھی اول بلکہ
اللہ تعالی کے مئوکد احکامات عبادات میں تاکید میں بھی اول کہ اس کا حکم
سب سے زیادہ تقریبا سات سو بار آیا جبکہ اللہ تعالی کے حکم کا ایک اشارہ

بھی کافی ہے خوشی میں بھی نماز اول غمی میں بھی نماز اول نارمل حالات
میں نماز اول بلکہ یوں کہو کہ ہر حال میں نماز اول اللہ تعالی نے اولیت
انہی کو دی ہے جو نماز کو اولیت دیتے ہیں اور ہر دور میں وہ ضائع ہو گئے
جو نماز ضائع کر بیٹھے دین کے پانچ اصول یہ ہیں (۱) توحید و رسالت
(۲) نماز (۳) زکوۃ (۴) حج (۵) روزہ دین میں یہ اصول ہیں تو
ایمان کے بعد ہر عبادت سے مقدم نماز ہے ایمان ہو تو شیطان سب
سے زیادہ زور امور نماز سے روکنے پر لگاتا ہے اگر ایمان نہ ہو تو زیادہ
شکار بھی نماز سے کرتا ہے ایمان ہو تو نماز غموں اور گناہوں دونوں سے
دھو دیتی ہے یہ ایمان والوں کے لئے اللہ تعالی اور اسکے رسول ﷺ کا
حقیقی اور حتمی نسخہ ہے جسکے خطا جانے کا امکان ہی نہ ممکن ہے اس لئے
کام سے کہو کہ میں نے نماز پڑھنی ہے کیونکہ نماز کام بناتی ہے نماز سے
نہ کہو کہ میں نے کام کرنا ہے کام نماز سے روکتا ہے نماز کام سے نہیں
روکتی۔ جس طرح نماز پڑھنا ضروری ہے اسی طرح نماز صحیح پڑھنا بھی

ضروری ہے جسطرح ہزاروں مسلمانوں میں سے نمازی کوئی کوئی ہے
اسطرح نمازیوں میں سے صحیح نمازی بھی کوئی کوئی ہوتا ہے نماز نہ پڑھنے
اور غلط پڑھنے دونوں کے خطرناک نتائج بلکہ بے شمار وبال ہیں نہ
پڑھنے والا تو بد بخت ہوتا ہی ہے وہ کیسا بد بخت جو آکر ضائع کر جاتا
ہے یا وہاں پڑھتا ہے جہاں ہوتی نہیں یا کم اہم سمجھ کر مشکوک کے پیچھے
پڑھ لے یاد رہے کہ کسی اولیاء وانبیاء کے گستاخ کے پیچھے تو کیا اسکے
ساتھ پڑھنے سے بھی بچیں کہ اس کی نحوست نہ پڑھنے سے بھی خطر
ناک ہے۔ فضائل بے شمار ہیں اس پر لا تعداد کتابیں موجود ہم اس مختصر
تعارفی رسالہ میں تبرکا افادۃ طریقہ نماز اور چند ضروری مسائل ذکر
کرتے ہیں وباللہ التوفیق ☆ نماز کا طریقہ ☆ نماز پڑھنے کے لئے
مسلمان کے لئے سب پہلے ظاہری طور پر پاک ہونا بھی ضروری ہے
جسم پاک کپڑے پاک نماز کے لائق تن من کر کے نماز کی نیت کریں
جو نماز جتنی رکعتوں والی شروع کرنی ہے اس کا ارادہ دل میں کرنے کو

نیت کہا جاتا ہے ایسے الفاظ سے جو اس ارادے کا مطلب ادا کریں
ان الفاظ کو زبان سے ادا کریں تو یہ مستحب ہے کہنے سے زیادہ ثواب ہو
ھوگا تو نیت کرتے ہوئے اللہ اکبر کہیں اگر کوئی امام کے ساتھ رکوع میں
شامل ہوا اور کھڑے ہو کر تکبیر نہ کہی یوں اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں
چلا گیا تو نماز شروع نہ ہوئی اکثر نمازی اس سے غفلت کرتے ہیں تکبیر
تحریمہ کے بعد ثناء یعنی سبحانک اللھم آخر تک پوری پڑھیں اگر آپ
مقتدی ہیں تو ثناء پوری پڑھکر رکوع آنے تک امام کے پیچھے خاموش
کھڑے رہیں اور جب امام رکوع میں جانے کے لئے تکبیر کہے تو
تکبیر کہتے ہوئے ساتھ تسبیحات پڑھیں امام جب سمیع اللہ لمن حمدہ
پڑھے اور کھڑا ہو تو کھڑے ہوتے ہوئے ربنا ولک الحمد پڑھیں دوسری
رکعت میں کھڑے ہونے تک امام کے ساتھ تکبیرات و تسبیحات ساتھ
ساتھ پڑھتے جائیں اور جب امام دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو
ساتھ کھڑے ہو جائیں اور خاموش رہیں جب کہ امام اور اکیلا نمازی

ثناء کے بعد باسم اللہ واعوذ باللہ پڑھتے ہوئے سورہ فاتحہ اور کوئی سورہ یا آیتیں پڑھ کر رکوع کریں گے جب سورہ فاتحہ امام مکمل کرے تو سب آہستہ آمین کہیں (یاد رہے کہ مقتدی امام کے ساتھ نہ سورہ فاتحہ پڑھے نہ کوئی سورہ ساتھ پڑھے کیونکہ حدیث میں اس سے سخت منع کیا گیا ہے دوسری رکعت کے رکوع ، تکبیرات وتسبیحات سے فارغ ہونے کے بعد تشہد یعنی التحیات للہ۔ پڑھیں چار سنت غیر مئوکدہ یا چار نفل ہوں تو درود ودعا سب پڑھ کر کھڑے ہوں کیونکہ ان میں دو اور چار کا ایک ہی طریقہ ہے چار فرض یا تین فرض یا تین وتر یا چار سنت مئوکدہ نماز ہو تو صرف عبدہ ورسولہ تک پڑھ کر کھڑے ہو جائیں امام یا اکیلا نماز فرضوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے مقتدی سورہ فاتحہ نہ پڑھے جب کہ اکیلے پڑھے جانے والی نماز سنتوں نفلوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورہ یا کچھ آیات ملائی جاتی ہیں جس کی کم سے کم مقدار چھوٹی تین آیات یا ایک بڑی آیۃ جو چھوٹی تین کے برابر ہو سکے ☆ تشہد عبدہ ورسولہ

تک پڑھنا واجب (ضروری) ہے اگر کوئی مقتدی تشہد میں آ کر شامل ہو اور امام کھڑا ہو جائے یا سلام پھیر دے تو مقتدی پھر بھی عبدہ ورسولہ تک لازمی پڑھے اگر اتنا نہ پڑھا تو نماز دوبارا پڑھنی واجب ہے اور بھولکر ایسا ہونے کی صورت میں سجدہ سھو لازمی ہے نماز میں سنتد رزود ابراھیمی ہے پھر کوئی بھی دعا جو قرآن سنت میں مذکور ہو درود کے بعد مستحب ہے بہتر ہے کہ جامع قسم کی ہو جیسے ۔رب اجعلنی مقیم الصلوۃ الخ ہم پڑھتے ہیں سلام پھیرنے کے بعد اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو کچھ وقت ذکر ودرود وسلام میں مصروف ہونا بہت افضل ہے اجتماعی یا انفرادی طور پر جیسے اور جتنا موقعہ ملے ذکر ودرود وسلام میں مصروف ہو نا بہت افضل ہے کہ قرآن وسنت میں ان امور کی بہت ترغیب دی گئی ہے جس کا مختصر بیان درج ذیل مضمون میں ادا کرنے کی کوشش کی گئی ہے یہ موضوع بہت بڑا ہے قرآن وسنت میں بڑی کثرت وتاکید کے ساتھ تفصیلات موجود ہیں یہاں آپ یوں سمجھیں جیسے تبرکا ذکر کا

ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی جا رہی ہے کیونکہ ہمارے جامعہ اسلامیہ رضویہ کی طرف سے ہمارے کمپیوٹر اور تحریر کے کام کا آغاز ہے

☆ **ذکر ایک ایسی عبادت ہے** جس کی کوئی حد نہیں جبکہ باقی عبادات کے لئے وقت اور حدود مقرر ہیں۔ ذکر کی کثرت کا حکم ہے اور بار بار کرنے حکم ہے نماز کے بعد زیادہ ترغیب ہے اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیھم اور تابعین علماء صلحاء سب نماز کے بعد خاص طور پر ذکر کے عامل ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں حکم خداوندی ہے اے ایمان والو جب نماز ادا کر چکو تو اللہ کا ذکر کرو (چاہے) کھڑے ہو کر اور بیٹھکر اور لیٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اتنی بلند آواز سے ذکر فرماتے کہ آواز گھروں میں جاتی تھی حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں مجھے ذکر کی آواز سے معلوم ہو جاتا کہ نماز کی جماعت ہو گئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ جماعت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے ذکر فرمایا کرتے تھے بخاری شریف، مسلم شریف اور دیگر معتبر حدیث کی تمام

کتابوں نماز کے بعد ذکر کے مستقل باب موجود ہیں جہاں لا الہ اللہ سمیت کئی قسم کے ذکر مذکور ہیں مثلا مشکوۃ شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت کہ حضورﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تولا الہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، کہا کرتے --**بلند آواز سے ذکر کے فوائد** نمبرا رسول اللہﷺ اور صحابہ وتابعین سب کا طریقہ ہے تمام امت کے صلحاء کا عمل ہے (۲) فرشتے متلاشی ہوتے جو آ کر شامل ہوتے ہیں اور ایسی مجلس میں شمولیت پر بخشش کی خوشخبری ہے اور یہ سب بلند آواز کی وجہ سے ہے (۳) ایسا ذکر خاص الگ فرشتے لے جانے پر مقرر ہیں جو خاص اسی مقصد کے لئے زمین پر آتے ہیں (۴) بلند آواز ذکر کی مجلس میں بغیر ارادے مجبوری سے بیٹھنے والے کے لئے بھی خوشخبری ہے کہ وہ بخشا جاتا ہے اس کی بدبختی دور ہوجاتی ہے (۵) ایسی مجلس ذکر پر اللہ اس قدر خوش ہوتا فرشتوں کے

سامنے مباہات (فخر) فرماتا ہے (۶) جہاں تک آواز جاتی ہے اللہ کے ذکر کی برکت ہوتی ہے ہر چیز اس کی اس نیکی پر گواہ ہوتی ہے (۷) ذکر کا فائدہ متعدی ہے کہ ذکر سننا بھی عبادت و باعث برکت ہے (۸) اللہ کا پاک ذکر سیکھنے اور سکھانے کا عمل جاری رہتا ہے نئی نسلیں تربیت پاتی ہیں (۹) جو غافل اور اس نعمت سے محروم ہیں وہ دولت شوق سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ (۱۰) دوران ذکر غفلت و نیند نہیں آتی جسکی وجہ سے زیادہ وقت تک ذکر و عبادت کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ (۱۱) جو ذکر کی پاک مجلس کے لائق نہیں ہوتے ایسے بدبختوں کو بھگانے کا مجرب نسخہ ہے۔ (۱۲) مختلف پریشان خیالوں پر کنٹرول ہوتا ہے۔ (۱۳) خفی پر ستر درجہ فضیلت رکھتا ہے۔ کثرت ذکر کی اس قدر بھی تاکید ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون (بحوالہ بیہقی شریف) اللہ کا ذکر اس کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں اسکو امام سیوطی نے نقل کیا ہے مزید امام سیوطی

حدیث نقل کرتے ہیں اکثرو اذکر اللہ حتی یقول المنفقون انکم مرآؤن

کہ اللہ کا ذکر اس قدر زور سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہنے لگیں ان

احادیث سے معلوم ہوا اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو اللہ تعالی کا ذکر اتنی کثرت

اور زور سے کیا جائے کہ غافل اور منافق چیخ اٹھیں عام غافلین

ذاکرین کو مجنون کہیں اور جلنے والے منافقین ان ذکر کرنے والوں کو

ریاکار کہیں اس سے پتہ چلا اس قدر کثرت ذکر پر تعجب کرے وہ غافل

،اور جو جلے ،تنگ ہو یا رو کے وہ منافق ہے ☆☆ذاکرین کیے

لئے عظیم خوشخبری: طبرانی اور کنز العمال میں

ہے عن ابی درداء قال قال رسول اللہ ﷺ لیبعثن اللہ اقواما

یوم القیامۃ فی وجوھھم النور علی منابر الئولوء و یغبطھم الناس

لیسوا بانبیاء ولا شھدآء فقال اعرابی حلھم لنا نعرفھم قال ھم

المتحابون فی اللہ من قبائل شتی سیجتمعون علی ذکر اللہ یذکرونہ۔ ترجمہ یہ کہ قیامت میں کچھ لوگ ایسے اٹھیں گے کہ ان کے چہروں پر نور ہوگا موتیوں کے منبروں پر ہوں گے لوگ ان پر رشک کرتے ہوں گے جب کہ نہ وہ ابنیاء نہ اولیاء ہوں گے ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ ان کا تعارف بیان فرمائیے تاکہ ہم ان سے متعارف ہو جائیں تو فرمایا یہ وہ مختلف قوموں کے لوگ ہوں گے جو اللہ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہوں گے اور اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوکر اس کا ذکر کرتے ہوں گے اب آپ غور فرمائیں کہ ذکر کس قدر عظیم الشان ہے نہ کرنے والے کتنے محروم اور روکنے والے کتنے بد بخت۔ **اجتماعی ذکر صحابہ کا معمول تھا** ۔مسلم شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ ایک بار مسجد میں ذکر کرتے صحابہ کے مجمع پاس آئے اور کہا کہ

کیوں حلقہ بنائے بیٹھے ہوانہونے جواب میں کہا کہ ہم اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ فرمایا صرف اسی لئے جمع ہوانہونے عرض کی اللہ کی قسم صرف اسی لئے تو آپ نے فرمایا میں نے تم سے قسم بدگمانی کے لئے نہیں لی میں رسول اللہ ﷺ سے کم حدیثیں بیان کرنے والوں میں سے ہوں۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں حلقہ لگائے صحابہ کو بیٹھے دیکھا تو فرمایا کس لئے جمع ہو صحابہ نے عرض کیا صرف اسی لئے تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل آئے اور مجھے خبر دی کہ اللہ فرشتوں کے سامنے تمہارے بارے فخر فرماتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اس کے لئے حلقہ بنانا صحابہ کا طریقہ اور رسول اللہ ﷺ کا پسندیدہ عمل ہے اللہ اسطرح ذکر پر راضی ہوتا ہے جبریل امین اس پر نہ صرف اللہ تعالی کے راضی ہونے کی خشخبری لاتے ہیں اور مباہات فرمانا بتاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ذاکرین کو تلاش فرماتے ہیں: جب یہ آیت آئی واصبر نفسک مع الذین یدعون

ربھم بالغداۃ والعشی تو اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے دولت کدہ میں تشریف فرما تھے آپ ان لوگوں کی تلاش میں گئے مجلس ذکر میں مصروف تھے وہ ایسی قوم تھے جن کے بال بکھرے، جلد خشک، کسی کے پاس صرف ایک کپڑا ہے جب آپ نے ان کو دیکھا تو ان کے ساتھ بیٹھ کر فرمایا الحمد للہ الذی جعل فی امتی من امرنی ان اصبر نفسی معھم: اللہ تعالی کا شکر ہے جس نے میری امت میں ایسے امتی بنائے جن کے ساتھ مجھے رک کر بیٹھنے کا حکم فرمایا یہ حدیث امام سیوطی نے نقل فرمائی ہے: اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کا معمول تھا اجتماعی ذکر کرنا اور یہ رسول اللہ ﷺ کے پسندیدہ لوگ ہونے پر آپ نے اللہ کا شکر ادا کر کے ساتھ ہی ان کی عظمت کے کئی پہلو اجاگر کر دئے ☆ مجلس ذکر کا عجیب منظر ☆

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے فرشتوں کی ایک موبائل جماعت ہے جو اللہ کے ذکر محفلیں تلاش کرنے میں رہتی ہے جب کسی حلقۂ ذکر میں پہنچ

جاتے ہیں تو وہاں ان کے ساتھ ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ کر بیٹھ
جاتے ہیں اس قدر ہوتے ہیں مجلس سے آسمان تک بھر جاتے ہیں جب
فارغ ہو کر جاتے ہیں تو اللہ ان سے جانتے ہوئے (بھی) ان سے
سوال کرتا ہے کہ کہاں سے آئے ہو وہ جواب میں عرض کرتے ہیں
تیرے بندوں کی مجلس ذکر سے جو تیرا ذکر کر رہے تھے اور تجھ سے سوال
کر رہے تھے اللہ فرماتا ہے کس چیز کا سوال کر رہے وہ عرض کرتے
ہیں جنت کا، اللہ فرماتا ہے کیا ان بندوں نے جنت کو دیکھا ھے فرشتے
عرض کرتے ہیں یا اللہ نہیں تو اللہ تعالی فرماتا ہے اگر دیکھ لیتے تو؟
(شوق کا عالم کیا ہوتا) فرشتے عرضکرتے ہیں کہ وہ پناہ مانگتے تھے اللہ
تعالی فرماتا ہے کس چیز سے؟ تو عرض کرتے ہیں جہنم سے اللہ تعالی
فرماتا اگر دیکھ لیتے تو؟ (کتنی شدت سے پناہ مانگتے) فرشتے عرض
کرتے ہیں وہ تجھ سے بخشش مانگتے تھے اللہ تعالی فرماتا ہے میں نے ان
کو بخش دیا جو وہ مانگ رہے ہیں ان کو دیا اور جس سے پناہ مانگ رہے

ہیں اس سے پناہ دی تو فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب ان میں ایک گناہ گار (یوں ہی) گزرتے ہوے بیٹھ گیا تھا تو اللہ تعالی کا حکم ہوتا ہے میں نے اسے بھی بخش دیا کیونکہ وہ (ذکر کرنے والے) ایسی قوم ہیں کہ انکے پاس بیٹھنے والا شقی (بدبخت) نہیں ہوسکتا یہ حدیث صاف بتا رہی ہے ذکر جماعت کے ساتھ افضل ہے اور جو ذکر جماعت کے ساتھ ہوگا یقیناً بلند ہوگا اور آواز گونجے گی اس حدیث چار قسم کے ذکر کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے (۱) سبحان اللہ، (۲) اللہ اکبر (۳) لا الہ الا اللہ (۴) الحمد للہ کا ذکر ☆ ان احادیث میں اہل سنت کے اذکار ومعمولات صاف نظر آرہے ہیں اور ان اذکار ومعمولات کو منع کرنا اور بہانہ بازی سے فتوے لگانا نہ صرف بے علمی، بے عقلی ہے بلکہ بدعقلی ، بدامنی بے ایمانی کی نشانی ہے کچھ لوگ چند نظریاتی ہم جنسوں کے سوا سب کو کافر، مشرک بدعتی وغیرہ بنا کر جہنمی بتائیں اگر آج کل ایک نئی سازش دن بدن زوروں پر ہو کچھ لوگ جو کام خود نہ کرتے ہوں وہ انکو

بدعت نظر آئے چاہے اس پر کروڑوں عالموں ولیوں اور اربوں نیک
مسلمانوں کا عمل ہو بلکہ اربوں کھربوں مسلمانوں کا ان کا ہر فرد مذکر،
مؤنث ، امیر، غریب بمع شیطان دن رات مصروف ہے مخصوص مراکز
میں ایک خاص ڈھب کے بندے تیار کرنے کے واسطے ہر علاقہ کا فرد تلاش
کرنے کی کوشش کی جائے اس مقصد کو ضدی افراد قابل ترجیح بلکہ محبوب
ومرغوب ہوں گے جو ماں، باپ، بھائی اور محترم رشتے سے ٹکرا جائیں
گے ہر ایک کو کافر کہنے کے لئے بے تاب ہوتے ہیں چونکہ متکبر ہوں
گے اس لئے انبیاء واولیاء کے خوب گستاخ ہوں گے اس مقصد کے لئے
بتوں کے بارے نازل شدہ آیات انکو خوب فٹ کر کے دی جائیں
تنقیص ھین کے خصوصی کورس اور مثالیں ایک جیسی بچوں، بوڑھوں،
لڑکوں، لڑکیوں، مردوں اور عورتوں کو زبانی طور یاد کرائی جائیں تو دنیا
میں جہان کہیں بھی کوئی اس خاص سوچ کا فرد ہوگا اس کا قول فرقہ
واریت کے خلاف اور عمل ہر وقت شدید فرقہ واریت پھیلانا ہوگا انبیاء

واولیاء کا گستاخ ہونے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی کی ذات کے بارے انکا علم وتصور بہت محدود ہوگا اپنے چھوٹے ذھن میں بہت چھوٹا سا خدا گھڑ کر رکھا ہوگا من گھڑت خدا کی وجہ سے بات بات پر مسلمانوں کو کافر ومشرک کہنا ان کی مجبوری بن جاتی ہے اسلئے ان کے ماسٹر، ڈاکٹر، ٹیوٹر، پروفیسر، مفسر، دانشور زنانہ، مردانہ سب افراد ہر وقت شرک شرک کا کلمہ بولتے رہیں گیا یسے لوگ ہر ایک کو مشرک بنا کر خود بھی جلتے ہیں اور دوسروں کو بھی بے آرام کرتے ہیں مثال کے طور پر یہ بات تو ٹھیک ہے کہ اللہ تعالی مشکل کشا ہے لیکن یہ غلط ہے کہ جو مشکل کشا ہو وہ خدا ہے کیونکہ خدا جسکو چاہے اپنی عطا سے مشکل کشا بنادے اس طرح یہ ٹھیک ہے کہ اللہ تعالی شفا دینے والا ہے لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ جو شفا دے وہ خدا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی جسکو چاہے شفا کی خاصیت وصلاحیت عطا فرما دیوں ہی یہ ٹھیک ہے کہ اللہتعالی عالم الغیب ہے لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ جو غیب جانے یا بتائے وہ خدا ہے کیونکہ اللہ تعالی جس کو

چاہے علم غیب عطا فرما دے اسی طرح یہ درست ہے کہ اللہ تعالی سمیع
ہے ہر جگہ سنتا ہے لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ جو دور سے سنے وہ خدا ہے
کیونکہ خدا جسکو چاہے جیسے چاہے جہاں سے چاہے سنا دے اس طرح
یہ حق ہے کہ اللہ تعالی بصیر ہے ہر جگہ دیکھتا ہے لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ جو
دور سے دیکھے وہ خدا ہے (خدا سے کچھ دور ہی نہیں) کیونکہ اللہ تعالی
جسکو چاہے جیسے چاہے جہاں سے چاہے دکھا دے ایسے ہی بے شک
اللہ تعالی اندھوں کو بینائی عطا فرماتا ہے لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ جو اندھے
کو درست کرے وہ خدا ہے کیونکہ اللہ تعالی جسکو چاہے آنکھیں درست
کرنے کی صلاحیت عطا فرما دے اس طرح اسمیں کوئی شک نہیں کہ اللہ
تعالی ساری کائنات میں تصرف فرماتا ہے لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ جو عالم
میں تصرف کرے وہ خدا ہے کیونکہ اللہ تعالی جسکو چاہے تصرف کی
طاقت عطا فرما دے اس طرح باقی صفات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ
تعالی جس صفت کا جلوہ جسکو عطا فرماتا ہے وہ اسی صفت کا مظہر بن جاتا

ہے لھذا انبیاء واولیاء اللہ کی صفات کے مظہر ہونے کے باعث خاص قوتوں کے مالک ہیں جیسا کہ قرآن وسنت میں کثیر تعداد معجزات وکرامات کے واقعات کی موجود نہے صرف ماننے کی ضرورت ہے بتانے کے لئے تازندگی حاضر ہیں

قرآن کا حکم یارسول اللہ کہو

قرآن مجید میں نعرہ رسالت کے مضمون پر مشتمل کئی آیات کی تلاوت تو ہم کرتے رہتے ہیں جیسے یآ ایھا الرسول، یاایھا النبی، یاایھا المزمل اور اس طرح کی دوسری آیات جن پر درجنوں علماء محدثین ومفسرین نے اپنی اپنی تفاسیر میں بڑی تفصیل سے یارسول اللہ پکارنے کا حکم لکھا ہے جیسے تفسیر بیضاوی میں ہے،، ولکن بلقبہ المعظم مثل یارسول اللہ یا نبی اللہ☆ تفسیر جامع البیان میں ہے **قولوا یارسول اللہ یا نبی اللہ،،** ☆اور تفسیر صاوی میں ہے ،،نادوہ وخاطبوہ بالتعظیم والتکریم والتوقیر بان یقولو یارسول اللہ یا نبی اللہ،،

قرآن کا یہ حکم ان عظیم ہستیوں نے بیان کیا ہے جو علوم اسلامیہ اور قران وحدیث کے انتہاء درجہ کے ماہر، ایمان وعمل کے عظیم پیکر تھے جو قرآن وحدیث کو آج کے دور سے زیادہ جانتے تھے بدعت کے مفھوم سیب آگاہ تھے علم میں زیادہ پختہ اور اخلاص میں زیادہ سچے تھے

حدیث کا حکم کہ یا رسول اللہ پکارو ☆

(۱) اب حدیث کی روشنی میں دیکھیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اس نعرہ کو مشکل کشا مانتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں سن ہو جاتا ہے ایک آدمی اس کا علاج یہ بتاتا ہے کہ جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اسکو یاد فرمائیں تو حضرت عبداللہ بن عمر اسی وقت پکارتے ہیں یا محمداہ ☆ ذرا غور فرمائیں امیر المئومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے رسول اللہ ﷺ کے صحابی نے یہ نعرہ لگا کر اہل حق کی پہچان کرادی ہے پھر امیر المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر جو باب قائم فرمایا

ہے وہ کئی لحاظ سے قابل غور ہے جو سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے (۲) یہ حدیث مبارکہ جو درج کر رہا ہوں اس کے بعد امید کہ اہل ایمان کو کسی مزید دلیل کی ضرورت نہیں ہوگی حدیث یہ ہے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینہ صحابی کو رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا سکھائی کہ وہ دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد یوں دعا کرے اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بمحمد نبی الرحمۃ ☆ یا محمد انی قد توجھت بک الی ربی فی حاجتی ھٰذہ لتقضٰی لی اللھم فشفعہ فی ☆ اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں ☆ رحمتوں والے نبی محمد ﷺ کے وسیلہ سے ☆ یا محمد ﷺ (دعا میں نعرہ رسالت سکھایا بلکہ لگوایا جا رہا ہے) بے شک میں آپ (ﷺ) کی مدد سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اس مصیبت میں تاکہ یہ (مصیبت) ٹال دی جائے مجھ سے اے اللہ آپ ﷺ کی شفاعت میرے حق قبول فرما ☆ یہ صحیح حدیث ترمذی ،نسائی، ابن ماجہ، طبرانی، وغیرہ درجنوں کتابوں میں ہے اس حدیث

مبارکہ کو سامنے رکھیں اور پھر نئے فرقوں کے کفر وشرک کے فتوے لگانیوالے بتائیں کون مسلمان رہے گا اگر ان لوگوں کی اسلام میں جدید تحقیق مان لی جائے تو ہر نبی، ولی امام، عالم اور تمام امت مسلمہ کو کافر ومشرک ماننا لازم آتا ہے ایسے نظریات والے لوگوں کو خود سوچنا چاہئے کہ وہ توحید کے نام پر لڑا کر دین کی کیا خدمت کر رہے ہیں حتی کہ یہ وبا خود ان کے اپنے مرشدوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لیتی نظر آتی ہے تمام عالم دیوبند حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو اپنا مرشد و پیشوا مانتا ہے ساتھ ہی مرشد کو مشرک بھی بنا دیتا ہے کیونکہ حاجی صاحب نہ صرف مانتے ہیں بلکہ لکھتے ہیں ☆ ،، یہ بات حدیث سے ثابت ہے کہ ملائکہ درود شریف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچاتے ہیں اگر اسی اعتقاد سے کوئی الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہے تو کوئی مضائقہ نہیں ☆ تو اس کار ثواب نعرہ کی تائید منکر گروپ کے مرشد کو بھی کرنی پڑی کیونکہ حق بولتا ہے اسی ،، غیر اللہ کو پکارنا ،، کی بحث میں حاجی امداد اللہ صاحب اس

مضمون کی یہ واضح حدیث بھی نقل فرمائی ہے جو مشکوۃ شریف میں
حضرت عبداللہ بن مسعود نے بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب کوئی حاجت ہو یا جانور گم ہو جائے اور کوئی بظاہر مدد کرنے والا نہ
ہو تو یوں پکارے ☆ یا عباداللہ اعینونی یا عباداللہ اعینونی ☆ اے اللہ
کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو ☆ یہ ثبوت اور
دلائل ان مدرسوں کے لئے قابل غور ضرور ہیں جو معصوم بچوں کو بتوں
کے خلاف نازل ہونے والی آیات کو ان کے اصل مقام کے خلاف ا
نبیاء و اولیاء پر فٹ کر کے متعصب بنا کر ان کو انبیاءؑ و اولیاء کا دشمن بنا
دیتے ہیں اور یوں فرقہ واریت کا سیلاب مزید طغیانی لاتا امن برباد
کرتا چلا جاتا ہے لیکن ہم مزید کچھ نمونے پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہ
لوگ اچھی طرح جان لیں۔ حاجی امداداللہ مہاجر مکی جو مولوی اشرفعلی
تھانوی، مولوی قاسم نانوتوی، احمد حسن کانپوری، مولوی رشید احمد گنگوہی
وغیرہ جو علماء دیوبند کے اکابر ہیں ان سب کے مرشد ہیں جن کے

بارے مولوی قاسم نانوتوی نے کہا کہ، وہ (ان کے مرشد) عالم کیا عالم گر ہیں کلیات امدادیہ مطبوعہ دیوبند میں یوں پکارتے ہیں ☆ یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے۔ اے حبیب کبریا فریاد ہے۔ سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل۔ اے میرے مشکل کشا فریاد ہے ☆ یہی حاجی صاحب اپنی کتاب گلزار معرفت میں یوں فریاد کرتے ہیں ☆ شفیع عاصیاں تم ہو وسیلہ بے کساں تم ہو۔ تمہیں چھوڑ کے اب کدھر جاؤں یا رسول اللہ ☆ جہاز امت کا حق نے کر دیا آپ کے ہاتھوں، بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ ☆ یقین ہو جائے گا کفار کو بھی اپنی بخشش کا ☆ جو میدان میں شفاعت کے تم آؤ یا رسول اللہ ☆ دیوبند کے مرکزی بانیان میں مرکزی شخصیت مولوی قاسم نانوتوی صاحب کی زبان پر یہ حق یوں گونجتا ہوا ادا ہوتا ہے اور غیر اللہ کو یوں ندا کرتے ہیں، کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام ۔ کرے گا یا نبی اللہ میرے پہ کیا پکار، مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا۔ نہیں ہے قاسم بے کس کا کوئی حامی

کار☆

حکیم الامت اشرفعلی تھانوی صاحب اللہ کو چھوڑ کر رسول اللہ کو یوں

پکارتے ہیں ☆ یا شفیع العباد خذ بیدی۔ انت فی الاضطرار معتمدی ☆

اے بندوں کی شفاعت کرنے والے میرا ہاتھ پکڑیں آپ ہی مشکل

میں میرا آسرا ہیں۔ نشر الطیب ،، یہ چند ایک نمونے دیکھنے کہ بعد آپ

اس نتیجہ تک ضرور پہنچ گئے ہونگے کہ جب کوئی مسلمان کہے تو بقول

ان کے کافر و مشرک اور وہی بات جب ان کا کوئی بڑا کہے تو بلے بلے

یہ کیسا کفر و اسلام ہے اور یہ خاص خاصہ صرف کچھ گروپوں میں ہے ہم

ان کو برا نہیں کہیں گے صرف اتنا عرض کریں گے کہ خدا کے لئے کچھ تو

سوچیں **معلومات قرآن**۔ اللہ تعالی نے ساری کائنات کے علوم

قرآن میں رکھے جسے جو توفیق نصیب ہوتی ہے اسے اتنا حصہ مل جاتا

ہے ان حروف، کلمات، حرکات کی تعداد کا تخمینہ جو قرآن میں آئے وہ

یہ ہے کل حروف: حرف کل تعداد جو قرآن میں استعمال ہوئی وہ اسطرح

ہے: الف کل ۴۸۸۷۲ مرتبہ استعمال ہوا ہے: ب کل ۱۱۴۲۸،

مرتبہ آیا ہے: ت: کل ۱۱۹۹، مرتبہ آیا ہے :ث کل: ۱۲۷۶، مرتبہ آیا

ہے: ج :کل: ۳۲۷۳، مرتبہ آیا ہے؛ ح: کل: ۹۷۳، مرتبہ آیا ہے :

خ :کل :۲۴۱۶ مرتبہ آیا ہے -د :کل ۵۶۰۲، مرتبہ آیا ہے-ذ

:کل: ۴۶۹۷ مرتبہ آیا ہے -ر: کل: ۱۱۷۹۳، مرتبہ آیا ہے؛ ز: کل:

۱۵۹۰ مرتبہ آیا ہے-س: کل: ۵۹۹۱، مرتبہ آیا ہے-ش: کل: ۲۲۵۳،

مرتبہ آیا ہے-ص: کل: ۲۰۱۲ ،مرتبہ آیا ہے،--ض :کل: ۱۳۰۷،

مرتبہ، آیا ہے--ط: کل: ۱۲۷۷، مرتبہ آیا ہے--ظ: کل ۸۴۲، مرتبہ

آیا ہے--ع: کل: ۹۲۲۰ مرتبہ آیا ہے--غ: کل: ۲۲۰۸ مرتبہ آیا

ہے-ف: کل: ۸۴۹۹، مرتبہ آیا ہے۔ق: کل: ۶۸۱۳، مرتبہ آیا ہے

--ک: کل ۹۵۰۰، مرتبہ آیا ہے-ل: کل: ۳۴۳۲، مرتبہ-م۔ کل؛

۳۶۵۳۵ مرتبہ ن کل ۴۰۱۹۰ مرتبہ۔و۔کل ۲۵۵۳۶ مرتبہ ہ کل

۱۹۰۷۰ مرتبہ۔لا، کل ۳۷۲۰ مرتبہ۔ء، کل ۴۱۱۵۔اوری، ۴۵۹۱۹ مرتبہ

جبکہ حرکات کا استعمال اسطرح ہے :زبر: حروف پر ۵۳۲۲۳، مرتبہ آیا

ہے-زیر حروف پر: ۳۹۵۸۲، مرتبہ آیا ہے--پیش حروف پر
: ۸۸۰۴، مرتبہ آیا ہے-مد حروف پر-۱۷۷۱، مرتبہ آیا ہے--شد
حروف پر: ۱۲۷۴، مرتبہ آیا ہے--اور نقطے حروف پر: ۱۰۵۶۸۴، کی
تعداد میں آئے ہیں ☆ میلاد مصطفیٰ کا بیان ☆ ماہ ربیع الاول اس
دنیا میں مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا سرمایہ ہے جس پر جتنا خوشی و
سرور کا اظہار کیا جائے باعث سعادت ونجات ہے اور ایمان کے لئے
کامل خزانہ ہے جس کی عظمت وبرکات پر امت کے عظیم صلحاء علماء اکابر
نہ صرف اجماع واتفاق ہے بلکہ یوم میلاد النبی ﷺ کی عظمت، برکات
،ثمرات، فیوض وسعادات پر بڑی بڑی یادگار شاندار کتابیں وتفصیلات
کے انبار موجود ہیں یہ سب کچھ لکھنے والے وہ جلیل القدر لوگ ہیں جن
کی عظمت وجلالت پر نہ صرف امت مسلمہ کے دانشور متفق ہیں بلکہ
امت کو ان پر ناز ہے قرآن وحدیث سے جو دلائل مفسرین، محدثین،
فقھاء اور علماء نے بیان فرمائے ان میں سے نمونہ کے طور پر کچھ اسطرح

☆ یہ آیہ مبارکہ ہیں (۱) سورہ ضحیٰ آیہ نمبر ۱۱۔ اما بنعمۃ ربک فحدث میں حکم ربانی ہے کہ اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی نعمت ہے؟ میلاد مصطفیٰ اس حکم کی کس قدر شاندار عملی صورت ہے کہ اس میں تلاوت قرآن، حمد و ثناء، درود و سلام ذکر خدا عز و جل اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ و خیرات فی سبیل اللہ، زیارت علماء و صلحاء اسطرح اھل ایمان کو درجنوں اعما صالحہ کا موقعہ ملتا ہے ☆ جب کہ شیطان ان اعمال کے بارے میں وسوسے پیدا کر کے نہ صرف روکتا ہے بلکہ طاقتور گروپ پیدا کر کے مسلمانوں کو بھی رکواتا ہے کیا ان میں سے صحابہ نے کوئی کام نہیں یہ نیا کام کیسے ہوا؟ نام سے کیوں چڑ ہے؟ (۲) سورہ آلعمران آیہ نمبر ۱۲۸۔ لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلو علیھم آیاتہ الخ۔ اس آیہ مبارکہ پر تھوڑا سا غور کیا جائے تو میلاد ہی میلاد کی پر نور محفل کا نظارہ نظر آتا ہے ☆ (۳) سورہ الصّف آیہ نمبر ۶ میں اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ

السلام کا رسول اللہ ﷺ کے میلاد بیان کرنے کا تذکرہ فرمایا وہ میلاد منانے اور ماننے والوں کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل سرور ہے ☆ (۴) سورہ مریم میں حضرت یحیٰ علیہ السلام کا میلاد بیان فرماتے ہوئے فرمایا ☆ ☆ سلام علیہ یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیا ☆ ان کے یوم میلاد یوم وصال اور یوم حساب میں ان پر سلام ہو ☆ (۵) اسی سورہ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو اپنا میلاد اور یوم میلاد بیان فرمایا اللہ تعالی نے اسکو یوں بیان فرمایا (۳) ☆ والسلام علی یوم ولدت و یوم اموت و یوم البعث حیا اور میرے یوم میلاد یوم وصال اور یوم بعث میں مجھ پر سلام ہو ☆ ۔ان آیات سے یہ مسئلہ بھی صاف سمجھ میں آیا کہ انبیاء کرام علیھم السلام کا یوم وصال غم یا سوگ کا دن بالکل نہیں ہوتا ☆ ہاں جو غلام اسوقت ظاہری زیارت کی سعادت بظاہر حاصل نہیں کر سکتے تھے انکے لئے دکھ اور صدمہ ہونا ایک الگ بات ہے سید العالمین امام الانبیا ﷺ نے فرمایا،، حیاتی خیر لکم و مماتی

خیر لکم ☆ میرا تمہارے اندر ظاہر میں رہنا بھی تمہارے لئے بہتر اور تم

سے پردہ تمہارے لئے بہتر، درج ذیل بخاری شریف کی اس حدیث

میں عظمت و برکت میلاد کو نہ صرف کروڑوں سنی عشاق اولیاء علما تحریر

و بیان کرتے آئے ہیں بلکہ نہ ماننے والوں کے بڑے بھی ماننے اور

لکھنے پر مجبور نظر آتے ہیں حدیث بخاری جلد دوم صفحہ نمبر ۷۶۴ پر ہے کہ

ابولہب جب مر گیا تو اسکے گھر والے جو مسلمان ہو چکے تھے ان پر اس کا

حال ظاہر کیا گیا خواب میں دکھایا گیا اس سے پوچھا گیا ما حالک؟ تو کہا

، فی النار الا انہ خفف عنی کل اثنین وامص من بین اصبعی ھاتین ماء ۔

سیرت رسول،، میں،، شیخ محمد بن عبدالوھاب نجدی نے بخاری شریف

کی اس حدیث پر یہ نتیجہ بیان کیا ہے،، فاذا کان ھٰذا ابولھب الکافر

الذی نزل القرآن بذمہ جوزی بفرحہ لیلۃ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ فما حال

المسلم الموحد من امتہ صلی اللہ علیہ وسلم یسر بمولدہ،، کہ جب ابولھب جیسا کافر جس

کی مذمت میں قرآن نازل ہوا میلاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منانے کے

سبب جزا کا مستحق بنا تو اس مسلمان کا کیا عالم ہو گا جو توحید پر یقین رکھنے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہے اور خوشی مناتا ہے لاتعداد علماؤ محدثین اس حدیث اور اس جیسی مضمون ادا کرنے والی بہت سی آیات اور احادیث سے محفل میلاد کے جواز و باعث ثواب ہونے اور اس کے فیوض رحمت و برکات پر بہت کچھ لکھتے اور بیان کرتے ہیں اور آج کے دور کے شمار علماء اور شیخ الحدیث بزرگوں نے ان دلائل کو بڑی تفصیل سے اپنی تحریر میں بیان فرمایا ہے اگر چہ،، میں نمانوں،، کمپنیاں دن رات اس قسم کے امور خیر سے روکنے کی سر توڑ کوششیں کر رہی ہیں نہ ماننے کے بہانے تیزی سے گھڑ رہی ہیں نت نئے بہانے ایجاد کرنے میں مصروف ہیں لیکن اتنے بڑے علماء کے بڑے دلائل کے سامنے ان کی کوئی اھمیت نہیں ۔ پھر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اجماعی طور صدیوں سے امت مناتی چلی آ رہی ہے مکۃ المکرّمہ، مدینۃ المنورہ، اور دوسرے ممالک مصر، شام ،عراق عرب و عجم میں یہ جلوس و محافل جاری ہیں مکۃ المکرّمہ کے مفتی

امام زینی دحلان لکھتے ہیں، کہ جب ماہ ربیع الاول شروع ہوتا ہے تو مکہ و
مدینہ میں میلاد کے پروگرام شروع ہوتے اور سارا سال جاری رہتے
ہر گھر میں میلاد ہوتا ہے، اور موجودہ سعودی خاندان حکمران جب سے
آیا ہے اسوقت سے اس پروگرام پر اور لوگوں پر اس خاندان کے خاص
نظریات کی وجہ سے سخت پابندی لگی ہے ورنہ اہل مکہ ان دنوں میں کافی
سرور کا اظہار کرتے محافل کرتے خوشیاں مناتے تھے ۱۲ ربیع الاول کو
سب عیدوں سے بڑھکر عید منائی جاتی کیونکہ یہ سب عیدوں کی عید ہے
آج سے ستر سال پہلے سنہ ۱۹۳۰ کے قریب تک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ
میں سب سے زیادہ محافل میلاد کا دور دورہ ہی تھا جب انگریزوں کی مسلح
تائید و طاقت سے جیسے کویت پر عراقی قبضہ ختم کرایا گیا اور اب صدام
حکومت ختم کر کے نئی حکومت قائم کی جا رہی ہے موجودہ خاندان کی
حکومت قائم ہوئی تو شرک و بدعت کو مٹانے کے نام پر صدیوں سے تعمیر
صحابہ کرام کے مقدس مزارات گرا دئے اور صدیوں سے جاری

میلاد کے پروگرام منع ہو گئے چونکہ بادشاہت محمد بن سعود کی اور مذہب محمد بن عبدالوھاب کا نافذ ہو گیا جبکہ باقی دنیا میں کوئی ایسی حکومت قائم نہ ہو سکی اس لئے مزارات بھی سلامت ہیں اور میلاد بھی جاری ہیں میں تمام کلمہ پڑھنے والوں سے گزارش کرتا ہوں کہ اسلام کے نام پر اسلام کا کلمہ پڑھنے والوں سے نہ الجھیں اگر آپ کا ذھن کسی خاص سوچ کی طرف مائل ہوا ہے تو اس کو اپنی ذات تک رکھیں دوسروں پر مسلط نہ فرمائیں مثال کے طور پر اگر آپکا ذھن یا دل محفل میلاد کو نہیں مانتا یا ایصال ثواب کے طور پر کی جانے والی کسی نیکی سے کتراتا ہے یا کسی بزرگ کی زیارت یا مزار سے گھبراہٹ ہوتی ہے تو آپ کو اس قسم کی نفلی نیکی نہ کرنے کا اختیار ہے آپ پر کوئی پابندی نہیں لیکن اگر کوئی مسلمان اپنے شوق سے اللہ تعالی کی محبت میں اپنی آخرت بنانے کے لئے یا کسی مسلمان بھائی کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے دین کے دائرے میں رہتے ہوئے صدقہ وخیرات یا دعا کرتا ہے تو نیکی کا کام کرنے

دیں کیونکہ نیکی سے روکنا شیطان کا کام ہے ☆ اللہ تعالیٰ ہم سب کو
شیطانی کاموں سے محفوظ فرمائے اسلامی محبت عطاء فرمائے آمین ☆
اس مضمون کی تیاری میں شیخ الحدیث مفتی عبدالقیوم قادری،
استاذ العلما علامہ محمد صدیق ہزاروی دامت برکاتھم العالیہ جو میرے
عظیم اساتذہ میں سے بھی ہیں ان کی محققانہ تحریروں سے خصوصی مدد لی
گئی اور دیگر علمائے اہلسنت سے عمومی استفادہ کیا گیا ہے

آخر میں ہم اساتذہ ،طلباء اور کارکنان ادارہ تمام ہمدرد احباب کے لئے
دعا گو ہیں جن کی دعا،شفقت اور سرپرستی سے جامعہ اسلامیہ حنفیہ رضویہ
کے تعلیمی،تعمیری اور تبلیغی کام میں تیزی اورعروج آرہا ہے ہماری کوشش
ہے کہ ہم دین کی تعلیم اور دوسرے فلاحی کاموں میں ممکن حد تک ہر مسلمان
بھائی کے کام آسکیں ☆ دعا ☆ یا اللہ جو تیرے دین کی خدمت تیری
رضا کے لئے کر رہے ہیں ہم تمام افراد دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ ان کی خدمات
قبول فرما کر ہر میدان میں کامیابیاں عطا فرما ☆ آمین ☆